

امریکی معاشی نظام مضبوط بنانے اور عالمی سطح پر کینیڈا کی طرز کا کردار ادا کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ ایک عرصے بعد ثانی الذکر طبقہ برسر اقتدار آیا ہے جسکی قیادت ڈونلڈ ٹرمپ کے ہاتھ میں ہے، بادی النظر میں دیکھا جائے تو ڈونلڈ ٹرمپ کی یہ پالیسیاں یکطرفہ طور پر مسلمانوں کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے میکسیکو کے باشندوں کی آمد بھی روکنے کیلئے سخت اقدامات کئے ہیں حتیٰ کہ یہ باشندے مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں، معاشی میدان میں انہوں نے چین کا مقابلہ کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے ان اقدامات کے باعث امریکہ میں مختلف رائے رکھنے والے طبقات کے درمیان تقسیم مزید گہری ہو گئی ہے۔“

اسی لئے سیاسی تجزیہ کار بلکہ عام عقل و شعور والا انسان بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مذہبی تعصب میں مبتلا ٹرمپ اقتدار میں رہ کر نفرت اور تشدد پھیلانے کا مزید سبب بنے گا اور ٹرمپ کی صدارت امریکہ کی تاریخ کا سب سے پر اشتعال اقتدار ہوگا جس کا واضح ثبوت حلف برداری کی تقریب کے دوران واشنگٹن اور نیویارک کی شاہراؤں پر توڑ پھوڑ کی صورت میں ساری دنیا نے براہ راست دیکھا اور اب برطانیہ میں پہلے دورہ کے موقع پر لاکھوں برطانوی شہری اسکے آمد و پالیسی کے خلاف سراپا احتجاج ہیں، کیونکہ نسل پرست ٹرمپ کی منفی سوچ، ظالمانہ پالیسیاں، متعصبانہ اقدامات اکیسویں صدی کے امریکہ کو ہٹلر کے نازی ازم میں دھکیل رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ سرمایہ دارانہ اور نیورلڈ آرڈر اور گلوبلائزیشن نظام کا علمبردار امریکہ اب محدود جنگ گلی کی سیاست و کاروبار کی جانب آ رہا ہے جو کہ خوش آئند امراس طرح ہے کہ پوری دنیا کی جان اس خواہ مخواہ کے ”پولیس مین“ کی مداخلت سے آگے چل کر چھٹ سکتی ہے۔ خوش آئند امر یہ بھی ہے کہ ٹرمپ کے اسلام دشمن اقدامات کے نتیجے میں امریکہ و مغرب میں مسلمانوں کے ساتھ تعصب اور نفرت ہمدردی میں بدل گئی ہے، اور وہاں کے عوام کھل کر مسلمانوں کے حق میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس قربت سے مغربی عوام ۹/۱۱ کے حادثہ کے بعد کی صورتحال کی مانند قرآن، اسلام، سیرت الرسول کا مطالعہ اور سمجھنے کی مزید کوشش کریں گے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ کی وفات

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

گزشتہ ایک دو ماہ عالم اسلام کیلئے بہت بھاری ثابت ہوئے، بڑے بڑے اکابرین، نیکوکار، صالحین کی متاع گرانمایہ ہم سے دست اجل نے چھین لی ہے، دینی حلقوں کو صف ماتم لپٹنے کا موقع ہی نہیں مل رہا، ایک کے بعد دوسرے اس جہانگاہ حادثوں کی خبروں نے

اعصاب کو معطل کر دیا ہے، ان میں سرفہرست پاکستان کے بطل جلیل مایہ ناز محقق، قافلہ علمائے حق کے سپہ سالار، نابغہ روزگار محدث اور متعدد بلند پایہ کتابوں کے مصنف، پاکستانی مدارس کے سرپرست اعلیٰ و سائبان وفاق المدارس العربیہ اور ”اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ“ کے صدر اور دارالعلوم دیوبند کے قدیم ترین فاضل شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ کی ہشت پہلو ہر دلعزیز شخصیت کا انتقال ہے، موت العالم موت العالم کا محاورہ آج حقیقی طور پر حضرت شیخ الحدیثؒ کی رحلت پر صادق آ رہا ہے، جو ہم سے ایسے نازک، ناگفتہ بہ اور اتر حالات میں کچھڑ گئے ہیں کہ قدم قدم پر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دینی مدارس کے تحفظ کے حوالہ سے کئی چیلنجز کا سامنا ہے، یوں تو ماشاء اللہ حضرتؒ نے اپنی بساط اور بیماری کے باوجود تقریباً چار عشروں سے جس طرح وفاق المدارس العربیہ کی سرپرستی کی اور اس کی ناؤ کو بچ منجھار سے کامیابی کے ساتھ ساحل عافیت کے ساتھ پہنچایا، وہ حضرت مرحوم کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ۹/۱۱ کے واقعہ کے بعد امریکہ، مغرب اور ڈکٹیٹر جنرل مشرف تینوں مل کر دینی مدارس کے وجود پر جھپٹ پڑے تھے، لیکن حضرتؒ نے بڑی حکمت، تدبیر کے ساتھ معاملات کو آگے بڑھایا اور مدارس کے خلاف جاری مہم اور پروپیگنڈے کے بے قابو اور خطرناک سیلاب بلا کے سامنے سید سکندری باندھی اور وفاق المدارس کے ڈھیلے ڈھالے انتظامی ڈھانچے کو بہت مضبوط اور توانا کیا۔ ابھی حال ہی میں وفاق المدارس میں جو بحران پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن این جی او اور سیکرٹری جنرل کی تحقیقات کے حوالے کی وجہ سے اٹھا تھا آپ نے تقریباً نقاہت اور ضعف بلکہ مرض الموت کی کیفیت میں اس ساری صورتحال کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور جاتے جاتے ہوئے بھی وفاق المدارس العربیہ کے بہت سے اہم مسائل پر آخری سانس تک بھرپور توجہ اور سرپرستی فرما کر دینی مدارس کو ایک بہت بڑے داخلی بحران سے حکمت کے ساتھ نکال لیا، جو ہم جیسے ناکارہ لوگوں کے لئے قابل رشک امر ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے ۱۹۶۷ء میں کراچی میں پاکستان کے بہت بڑے مثالی دینی ادارے ”جامعہ فاروقیہ“ کی بنیاد بھی رکھی اور آخر دم تک اس کے اہتمام اور خدمات میں منہمک رہے۔ زندگی بھر درس حدیث کا سلسلہ جاری رکھا، بخاری شریف کو تقریباً پچپن برس تک پڑھایا جو بہت بڑی سعادت اور خوش بختی کی علامت ہے، آپ کی بخاری شریف کی معروف و مقبول شرح ”کشف الباری“ کی چوبیس جلدوں پر محیط شرح لکھی جسے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی پذیرائی بخشی اور لاکھوں طلباء کرام نے اس سے استفادہ کیا ہے اور تاقیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا، ضرورت اس امر کی ہے کہ کشف الباری کی باقی جلدوں پر بھی کام تیزی سے بڑھایا جائے تاکہ یہ سلسلہ مکمل ہو سکے۔ حضرت کے انتقال صدقہ جاریہ بنا رہے۔ اس کے

علاوہ آپ کے ہزاروں شاگرد دنیا بھر میں دین اسلام کی خدمت کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب اور دارالعلوم کراچی کے مہتمم مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب کے استاد تھے، جوان کی عظمت اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آپؒ دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے، اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت دادا جان مولانا عبدالحقؒ سے بھی کئی اہم کتب دارالعلوم دیوبند میں پڑھیں تھیں۔ ہمیشہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لاتے رہے اور حضرت مولانا عبدالحقؒ کی شاگردی پر فخر کیا کرتے تھے، اسی طرح آپؒ نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی خدمات کو بھرپور انداز میں ہر فورم پر پیش کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ مجھ جیسے ناکارہ طفل مکتب اور بے بضاعت طالب علم کی بے ربط تحریریں اور خصوصاً سفرنامہ ”ذوق پرواز“ کے متعلق اپنے نیک اور محسنی جذبات کا اظہار بار بار فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ سفرنامے کی چند قطیں نہ پڑھ سکے تو بڑے اہتمام کے ساتھ ”الحق“ کے وہ شمارے دفتر سے دوبارہ منگوائے اور اس پر اپنے شگفتہ مزاج کے مطابق خوشی کا اظہار فرمایا۔ یہ ان کی اصاغر پروری، وسعت ظرف، ذرہ نوازی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے خاندان کے ساتھ قلبی محبت اور تعلق کا ایک عکس جمیل تھا، دراصل حضرت ہر چھوٹے بڑے دینی کام کرنے والے افراد اور اداروں کی ایسی ہی حوصلہ افزائی اور سرپرستی دل کھول کر فرمایا کرتے تھے۔

حضرت دادا جانؒ کی وفات کے موقع پر انہوں نے اپنے شیخ و استاد کے متعلق بہت اہم اور ٹھوس تعریقی مکتوب مولانا مسیح الحق صاحب کے نام لکھا، اُن کے اس عقیدت و محبت سے لبریز مکتوب سے چند سطریں یہاں بھی نقل کی جاتی ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے اساتذہ اور مشائخ کے ساتھ کس قدر گہری اور والہانہ وابستگی رکھتے تھے: حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ رقمطراز ہیں:

”احقر کو ان کے ہزار ہا شاگردوں کی فہرست میں ایک ادنیٰ درجے کے شاگرد کی حیثیت سے شمولیت کا شرف حاصل ہے اور میرے اپنے گمان کے مطابق یہ عزت صرف دنیا کی حد تک ہی وجہ افتخار نہیں بلکہ آخرت کے ابد الآباد کی زندگی میں بھی اس کے ذریعہ کامیابی اور سعادت اندوزی کی بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ حضرت مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی جامع صفات شخصیت عطا فرمائی تھی اگر وہ ایک طرف علم کے سمندر کے شاور تھے اور تمام اقسام علوم میں ان کو وسعت نظر کے ساتھ حقیقی بصیرت بھی عطا ہوئی تھی تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے عالم یتبع بعلمہ کی عظمت سے ان کو ایسی درخشاں بلندی عطا فرمائی تھی کہ بلاشبہ اپنے دور میں علم کے گہرے پانی میں ان کا نام یاب ضرور تھی۔ ان کے

اخلاق عالیہ، تواضع و انکساری، صبر و تحمل، احسان و کرم گستری، شفقت و رحمت، غفور و درگزر، جرأت ایمانی اور حق و صداقت کیلئے اولوالعزمی، عمل و علم میں کمال امتیاز، استغناء و سیرچشمی وغیرہ نے ہر کہ و مہ، دوست، دشمن، اپنے اور غیر سب ہی سے اپنا لوہا منوایا۔ کمال یہ تھا کہ صفات حمیدہ میں رسوخ نے وہ طبعی کیفیت حاصل کر لی تھی کہ کبھی بھی انکی نمود و ظہور میں تکلف کا شائبہ کسی کو محسوس نہ ہوتا تھا۔ ایک طرف وہ عالم بے بدل تھے اور مسند علم پر علمی تحقیقات سے تشنگان علوم کو سیراب فرماتے تھے تو دوسری طرف شیخ وقت اور مرشد کامل تھے کہ طالبین کو تعلق مع اللہ کی دولت سے مالا مال فرمایا کرتے تھے۔ پھر ان عظیم دینی اور روحانی خدمات کیساتھ انہوں نے پاکستان میں نظام اسلام کے قیام کیلئے مملکت خداداد اور پاکستان کے تحفظ و استحکام کیلئے جو گرفت و خدمات انجام دیں پاکستان کا ہر ذی شعور شہری اس سے بخوبی واقف ہے اور اسمبلی کا ریکارڈ اس کیلئے شاہد عدل ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے آثار علمیہ اور دارالعلوم حقانیہ کے فیوض و برکات کو تادیر قائم و دائم رکھیں اور آپ حضرات کو ان کا صحیح جانشین بنائیں۔ آمین۔“ (مکاتیب مشاہیر، ج ۴: ص ۱۰۳۹)

حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کے تلامذہ میں بڑے بڑے اصحاب علم و دانش، جید مدرسین، نامور محدثین اور اعلیٰ پائے کے مصنفین شامل ہیں، جو ان کی عظمت اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

ع ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اس قطب الرجال کے دور میں ایسے یادگار اسلاف، گوہر آبدار اور درشاہسوار کا پچھڑنا عالم اسلام بالعموم اور برصغیر کے لئے بالخصوص ایک بہت بڑا المیہ اور عظیم سانحہ و نقصان ہے، اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی ان جلیل القدر خدمات کے صلہ میں جنت الفردوس عطا فرمائے اور ان کے جانشینوں مولانا ڈاکٹر عادل خان، مولانا عبید اللہ خالد، دیگر نسب اور روحانی پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کی برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ الحق اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دارالعلوم میں مرحوم کی یاد اور ایصال ثواب کے لئے تعزیتی اجتماع بھی کیا گیا.....

داغ فراق صحبتِ شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خاموش ہے

انٹرنیشنل تحریک ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا عبدالحفیظ کئی کی جدائی

قرب قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علمائے ربانین زمین سے آہستہ آہستہ اٹھائے جائیں گے، صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان مرقہ کے سانحہ کے دوسرے روز ایک اور جانکاح حادثے نے اہل اسلام کو قلوب کو ہلا کر رکھ دیا، یہ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالحفیظ کئی کی اچانک وفات کی خبر تھی، جو اصلاحی اور علمی دورہ کے اثناء میں ان کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اور دوران پرواز ان کی